سلام

قیصر بارھوی

عطرِ کردار سے جب اہلِ نظر مہکے ہیں
بستی بستی میں بہار آئی ہے گھر مہکے ہیں

در و دیوارِ گلستاں کی صباحت کیا ہے
شامِ زنداں میں نقیبانِ سحر مہکے ہیں

نذرِ باطل نہ کرو فکرونظر کی حرمت
اسی خوشبو سے تو اربابِ ہنر مہکے ہیں

اہلِ آیات سے آیات کی خوشبو نہ گئی
خاکِ مقتل پہ بدن، نیزوں پہ سر مہکے ہیں

مشعلِ راہ بنے ان کی طبیعت کے گلاب
شوقِ منزل میں جو دورانِ سفر مہکے ہیں

زخمِ دل، سوزِ جگر، شامِ غریباں کی زمیں
کس قیامت میں گلِ دیدۂ تر مہکے ہیں

رُوحِ کونین میں عاشور کے سرسبز شہید
جنّتِ اصل سے یہ برگ و ثمر مہکے ہیں

چند پُھولوں نے کچھ اس طرح ضیا بندی کی
آئینے بول اُٹھے آئینہ گر مہکے ہیں

یہ گلستانِ شہادت کا شرف ہے قیصرؔ
کوئی پتّہ نہ رہا پھر بھی شجر مہکے ہیں

جہادِ زینبؑ

(حضرتِ زینب سلام اللہ علیہا کے فضائل ومصائب)

۵۰ بند۔۱۹۵۴ء

www.emarsiya.com

❖❖

اے کوفیو کیوں بھول گئے صدق بیانی
انصاف ہے دنیا میں حقیقت کی نشانی
گر یاد نہیں تُم کو محمدؐ کی زبانی
محفوظ ہے قرآن میں کس گھر کی کہانی
جو حافظِ قرآں ہیں وہ تفسیر سُنا دیں
ہے کن کے لئے آیۂ تطہیر بتا دیں

❖❖

جہادِ زینبؑ

پھر آ گیا ہونٹوں پہ دھواں آتشِ غم سے　　پھر آج برستا ہے لہو دیدۂ نم سے
پھر درد اٹھا تذکرۂ صبر و ستم سے　　پھر آج یہ آتی ہے صدا نوک قلم سے
اِک قافلہ ماضی کے تصوّر میں عیاں ہے
اب سامنے زینبؑ کی اسیری کا بیاں ہے

پھر آج لرزتا ہے بدن بید کی صورت　　پھر آج نگاہوں میں ہے تصویرِ قیامت
یاد آ گئی پھر آلِ محمدؐ کی مصیبت　　پھر شام کے طوفان سے ٹکرائی طبیعت
درپیش ہیں ماں جائے سے ماں جائی کی باتیں
پھر کہتا ہوں یثرب کے بہن بھائی کی باتیں

آ میرے ہم آواز! سناؤں وہ فسانہ　　روتا ہے لہو جس کی حقیقت پہ زمانہ
دنیا جو ہوئی دولتِ فاسق کا نشانہ　　لوٹا گیا صحرا میں محمدؐ کا گھرانہ
اُمتّ نے دیا ساتھ یزیدِ اُموی کا
سر کاٹ لیا زر کے لئے سبطِ نبیؐ کا

www.emarsiya.com

یوں پھر گئے اولادِ پیمبرؐ سے مُسلماں   نسبت نہ رکھیں جس سے کسی دین کے انساں
بڑھتے رہے سادات پہ یُوں ظلم کے طوفاں   ہے جن کے لئے دیدۂ تاریخ بھی حیراں
سربستہ ہوا تھا جو مدینے کی فضا میں
وہ راز کھلا معرکۂ کرب و بلا میں

جب داخلِ کوفہ ہوئی اولادِ پیمبرؐ   اونٹوں پہ رسن بستہ، پریشان، کھلے سر
عابدؑ سے یہ زینبؑ نے کہا اے مرے دلبر   کس شہر میں لائے ہیں ہمیں ظلم کے خوگر
گھبراتا ہے دِل صورتِ آلام ہے بیٹا
بتلاؤ تو اس شہر کا کیا نام ہے بیٹا

آباد ہیں اس شہر میں کس دین کے انساں   کافر ہیں یہاں لوگ کہ رہتے ہیں مسلماں
وابستۂ انجیل ہیں یا پیروِ قرآں   کیا واقفِ توحید ہے اس شہر کا سلطاں
تعریف یہاں کس کی بیاں ہوتی ہے بیٹا
اس شہر میں وحدت کی اذاں ہوتی ہے بیٹا

اس شہر میں لیتا ہے کوئی نامِ پیمبرؐ   اس شہر میں رہتا ہے کوئی عاشقِ حیدرؑ
خاموش ہو کیوں کچھ تو کہو عابدِؑ مضطر   اس شہر میں دیکھا ہے کوئی واقفِ جعفرؑ
شیدا ہے یہاں پر کوئی زہراؑ کے چمن کا
اس شہر میں کوئی ہے طرفدار حسنؑ کا

یہ سُن کے تڑپنے لگا عابدؑ کا کلیجا   گردوں پہ نظر ڈال کے آغاز کو دیکھا
پھر بولے کہ اے میری پھوپھی ثانیِ زہراؑ   اس شہر کو دنیا کی زباں کہتی ہے کوفا
ظاہر میں تو اسلام کی آباد زمیں ہے
پر آلِ محمدؐ کا کوئی دوست نہیں ہے

عابدؑ نے لیا نام جو کوفے کا تو یک بار   زینبؑ کی نگاہوں میں پھرے حیدرِ کرار
افسوس کہ دیکھا تھا جہاں باپ کا دربار   لائی تھی وہاں گردشِ تقدیر گرفتار
شہزادی جہاں پر کبھی کہلائی تھی زینبؑ
افسوس رسن بستہ وہاں آئی تھی زینبؑ

اتنے میں کسی شخص نے لشکر سے یہ پوچھا   مارا ہے کسے لُوٹا ہے یہ قافلہ کس کا
تھا کون بنے جس کے حرم آج تماشا   تھا کون خطاوار ملی جس کو یہ ایذا
لشکر نے کہا صرف بغاوت کی سزا ہے
باغی تھا حکومت کا جسے لُوٹ لیا ہے

زینبؑ نے سنا لفظِ بغاوت تو سنبھل کر   خطبہ یہ دیا مثلِ نبیؐ صورت حیدرؑ
زندہ ہے ابھی کہنے کو مظلوم کی خواہر   پردہ نہ پڑے گا مرے بھائی کے لہو پر
یہ حق و صداقت کی صدا چھا کے رہے گی
ہر ذرّے سے آوازِ حسینؑ آ کے رہے گی

احمدؐ کے نواسے پہ بغاوت کا ہے الزام   کہتے ہو کہ باغی کا یہی ہوتا ہے انجام
انصاف کرو کون ہوا باغیِ اسلام   کس نے نہ دیا احمدِؐ مختار کا پیغام
وہ کون ہے جو نشۂ دُنیا میں پڑا ہے
قرآں کی حفاظت کے لئے کون لڑا ہے

اے کوفیو، کیوں بھول گئے صدق بیانی   انصاف ہے دنیا میں حقیقت کی نشانی
گر یاد نہیں تُم کو محمدؐ کی زبانی   محفوظ ہے قرآن میں کس گھر کی کہانی
جو حافظِ قرآں ہیں وہ تفسیر سُنا دیں
ہے کِس کے لئے آیۂ تطہیر بتا دیں

www.emarsiya.com

یوں پھر گئے اولادِ پیمبرؐ سے مُسلماں — نسبت نہ رکھیں جس سے کسی دین کے انساں
بڑھتے رہے سادات پہ یُوں ظلم کے طوفاں — ہے جن کے لئے دیدۂ تاریخ بھی حیراں
سربستہ ہوا تھا جو مدینے کی فضا میں
وہ راز کھلا معرکۂ کرب و بلا میں

جب داخلِ کوفہ ہوئی اولادِ پیمبرؐ — اونٹوں پہ رسن بستہ، پریشان، کھلے سر
عابدؑ سے یہ زینبؑ نے کہا اے مرے دلبر — کس شہر میں لائے ہیں ہمیں ظلم کے خوگر
گھبراتا ہے دِل صورتِ آلام ہے بیٹا
بتلاؤ تو اس شہر کا کیا نام ہے بیٹا

آباد ہیں اس شہر میں کس دین کے انساں — کافر ہیں یہاں لوگ کہ رہتے ہیں مسلماں
وابستۂ انجیل ہیں یا پیروِ قرآں — کیا واقفِ توحید ہے اس شہر کا سلطاں
تعریف یہاں کس کی بیاں ہوتی ہے بیٹا
اس شہر میں وحدت کی اذاں ہوتی ہے بیٹا

اس شہر میں لیتا ہے کوئی نامِ پیمبرؐ — اس شہر میں رہتا ہے کوئی عاشقِ حیدرؑ
خاموش ہو کیوں کچھ تو کہو عابدِؑ مضطر — اس شہر میں دیکھا ہے کوئی واقفِ جعفرؑ
شیدا ہے یہاں پر کوئی زہراؑ کے چمن کا
اس شہر میں کوئی ہے طرفدار حسنؑ کا

یہ سُن کے تڑپنے لگا عابدؑ کا کلیجا — گردوں پہ نظر ڈال کے آغاز کو دیکھا
پھر بولے کہ اے میری پھوپھی ثانیِ زہراؑ — اس شہر کو دنیا کی زباں کہتی ہے کوفا
ظاہر میں تو اسلام کی آباد زمیں ہے
پر آلِ محمدؐ کا کوئی دوست نہیں ہے

عابدؑ نے لیا نام جو کوفے کا تو یک بار — زینبؑ کی نگاہوں میں پھرے حیدرؑ کرا
افسوس کہ دیکھا تھا جہاں باپ کا دربار — لائی تھی وہاں گردشِ تقدیر گرفتا
شہزادی جہاں پر کبھی کہلائی تھی زینبؑ
افسوس رسن بستہ وہاں آئی تھی زینبؑ

اتنے میں کسی شخص نے لشکر سے یہ پوچھا — مارا ہے کسے لُوٹا ہے یہ قافلہ کس
تھا کون بنے جس کے حرم آج تماشا — تھا کون خطاوار ملی جس کو یہ اید
لشکر نے کہا صرف بغاوت کی سزا ہے
باغی تھا حکومت کا جسے لُوٹ لیا ہے

زینبؑ نے سنا لفظِ بغاوت تو سنبھل کر — خطبہ یہ دیا مثلِ نبیؐ صورت حید
زندہ ہے ابھی کہنے کو مظلوم کی خواہر — پردہ نہ پڑے گا مرے بھائی کے لہو
یہ حق و صداقت کی صدا چھا کے رہے گی
ہر ذرّے سے آوازِ حسینؑ آ کے رہے گی

احمدؐ کے نواسے پہ بغاوت کا ہے الزام — کہتے ہو کہ باغی کا یہی ہوتا ہے انجا
انصاف کرو کون ہوا باغیِ اسلام — کس نے نہ دیا احمدِؐ مختار کا پیغ
وہ کون ہے جو نشۂ دُنیا میں پڑا ہے
قرآں کی حفاظت کے لئے کون لڑا ہے

اے کوفیو، کیوں بھول گئے صدق بیانی — انصاف ہے دنیا میں حقیقت کی نش
گر یاد نہیں تُم کو محمدؐ کی زبانی — محفوظ ہے قرآن میں کس گھر کی کہ
جو حافظِ قرآں ہیں وہ تفسیر سُنا دیں
ہے کِن کے لئے آیۂ تطہیر بتا دیں

www.emarsiya.com

تم کو یہ گماں ہے کہ مٹا نامِ شریعت   قائم ہوئی بدکارِ زمانہ کی خلافت
تم کو یہ گماں ہے کہ بجھی شمعِ امامت   باقی نہ رہا اب کوئی اندیشۂ بیعت
لیکن بخدا ظلم کی قوّت نہ رہے گی
اسلام کے دشمن کی حکومت نہ رہے گی

اے کوفیو کس گھر سے ملی تم کو ہدایت   کس گھر نے سکھائے تمہیں آئینِ حکومت
اے کوفیو کس گھر نے دیا نورِ محبت   کس گھر نے عطا کی تمہیں قرآن کی دولت
کس گھر کے سبق نے تمہیں انسان بنایا
بولو، تمہیں کس گھر نے مسلمان بنایا

کیوں تم نے رکھا ظلم روا، کچھ تو بتا دو   کس جرم پہ دی ہے یہ سزا، کچھ تو بتا دو
نفرت کا سبب وجہِ جفا کچھ تو بتا دو   اے کوفیو اس گھر کی خطا کچھ تو بتا دو
خاموش ہو کیوں حق کی صدا کوئی نہیں ہے
شاید یہ خطا ہے کہ خطا کوئی نہیں ہے

بولو مرے نانا نے کسی گھر کو جلایا   قیدی کسی مظلوم مسافر کو بنایا
بولو مرے بابا نے یتیموں کو رُلایا   اور لوٹ کے بیواؤں کو سر ننگے پھرایا
دیکھا ہے کسی اہلِ وطن غیرِ وطن نے
دُرّے کسی معصوم کو مارے تھے حسنؑ نے

تقریر یہ کرتی تھی ابھی زینبؑ لاچار   ناگاہ نظر آنے لگا کوفے کا دربار
غیرت کا پسینہ ہوا ماتھے پہ نمودار   دل میں یہ خیال آیا کہ جاؤں گی نہ زنہار
ناقے سے کہا بہرِ خُدا رُخ نہ اُدھر کر
حیوان ہے لیکن مرے پردے پہ نظر کر

یہ کہہ کے سرِ پاک اٹھایا تو یہ دیکھا   کچھ کہتا ہے نیزے پہ محمدؐ کا نواسا
ظاہر رُخِ انور پہ ہے اک اشکوں کا دریا   کیا کہہ دیا ماں جائے نے ماں جائی نے سمجھا
کچھ اتنا اثر کر دیا اشکوں کے سخن نے
اپنا لیا بھائی کے اشارے کو بہن نے

بھائی کا اشارہ تھا بہن ہوش میں آؤ   مظلوم برادر کی وصیّت نہ بھلاؤ
طوفان میں کشتی ہے مرا ہاتھ بٹاؤ   بھائی سے محبت ہے تو آنسو نہ بہاؤ
پروا نہ کرو آج اگر ظلم روا ہے
تم صبر کرو صبر، خدا دیکھ رہا ہے

زینبؑ مری محنت کہیں برباد نہ جائے   بیکس کی ریاضت پہ زوال آنے نہ پائے
پردیس میں جو دولتِ اولاد لٹائے   اُس دل کے ارادوں پہ کہیں حرف نہ آئے
زینبؑ ابھی آغاز ہے انجام نہیں ہے
یہ منزلِ کوفہ ہے ابھی شام نہیں ہے

دربار میں جاتے ہوئے گھبراتی ہو ہمشیر   کیا آج نگاہوں میں نہیں ہمّتِ شبیرؑ
بالوں سے عبث منہ کے چھپانے کی ہے تدبیر   کیا میری بہن سر پہ نہیں چادرِ تطہیر
کچھ غم نہ کرو آج بظاہر جو کھلا ہے
بیٹی کے سرِ پاک پہ امّاںؑ کی ردا ہے

لو جاؤ بہن، ہمتِ شبیرؑ دکھا دو   ایوانِ ستم کے در و دیوار ہلا دو
انسان کی سوئی ہوئی تہذیب جگا دو   دنیا کو مری فتح کا پیغام سُنا دو
بڑھتے ہوئے سیلاب کا رُخ موڑ دو زینبؑ
اسلام کے غدّار کا منہ توڑ دو زینبؑ

www.emarsiya.com

شکوہ نہ کرو قاسمؑ مضطر کی قسم ہے   کھولو نہ زباں چھوٹے برادر کی قسم ہے
آہیں نہ بھرو لاشۂ اصغرؑ کی قسم ہے   غصّے میں نہ آؤ علی اکبرؑ کی قسم ہے
بھائی کے عمل، وقت کی رفتار کو دیکھو
زنجیروں کو اور عابدؑ بیمار کو دیکھو

بھائی کے اشارے میں جو تلقین یہ پائی   تھرّا گئی اک دم اسداللہ" کی جائی
برچھی وہ تصور نے کلیجے پہ لگائی   اٹھارہ برس والے کی صورت نظر آئی
مجبور ہوئی ہاتھ بندھے تھے جو کمر سے
لی گود کے پالے کی بلا دستِ نظر سے

پھر آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ کی بھائی سے تقریر   اچھا مرے ماں جائے نہ گھبرائے گی ہمشیر
خوش ہو کے اٹھا لے گی ہر اک ذلت و تحقیر   زینبؑ کی رضا کچھ نہیں جو مرضیِ شبیرؑ
ماں جائے کا ہر حکم بجا لائے گی زینبؑ
لے جائیں گے جس طرح چلی جائے گی زینبؑ

اب چشم کہیں اشک جو بھر لائے تو کہنا   غم سے دل زینبؑ نہ سکوں پائے تو کہنا
پیشانی خواہر پہ شکن آئے تو کہنا   ظالم کی حکومت نہ الٹ جائے تو کہنا
ہر منزل دشوار کو آسان کرے گی
بھیّا، یہ بہن فتح کا اعلان کرے گی

اسلام کے دشمن کو یہ ہو جائے گا معلوم   جھکتے نہیں تلوار سے اسلام کے مخدوم
بھیّا، میں زمانے کو بتا دوں گی یہ مفہوم   حق پر ہو تو ظالم کو مٹا دیتا ہے مظلوم
ہے کفر عبث مصطفویؐ شان کے آگے
جادو کبھی چلتا نہیں قرآن کے آگے

بھیّا مجھے اکبرؑ کی قسم دی ہے تو سُن لو   خطبوں سے ہلا دوں گی میں ایوانِ ستم کو
پروا نہیں اب شام کی گلیوں میں گذر ہو   کیا کرتی ہے اب خواہرِ مغموم یہ دیکھو
دربارِ جفا کار ہو یا قید کی راتیں
دہراؤں گی ماں جائے کے کردار کی باتیں

درپیش جواب شام کا رستہ ہے تو کیا ہے   رستے میں جفاؤں کا اندھیرا ہے تو کیا ہے
ہاتھوں کو پس پُشت جو باندھا ہے تو کیا ہے   بھیّا مجھے کانٹوں پہ بھی چلنا ہے تو کیا ہے
اُس لال پہ قربان ہر اِک آن رہوں گی
میں عابدؑ مضطر کی نگہبان رہوں گی

ماں جائے سے ماں جائی نے اتنا ہی کہا تھا   کچھ دور پہ اک لاشۂ بے سر نظر آیا
پہلے اسے زینبؑ نے بڑے غور سے دیکھا   پھر ضبط کے انداز میں عابدؑ سے یہ پوچھا
اے نورِ نظر خون کے رشتے پہ یقیں ہے
بیٹا یہ کہیں لاشۂ مسلم" تو نہیں ہے

عابدؑ نے کہا کیسے کہوں اے پھوپھی امّاں   لاریب، یہی ہیں مرے مظلوم چچا جاں
ہے پاؤں میں باندھی ہوئی رسّی سے نمایاں   لاشے کو یہاں کھینچ کے لائے ہیں مُسلماں
بابا کی طرح یہ بھی رہے قیدِ جفا میں
یہ کوفے کے بازار میں، وہ کرب و بلا میں

یہ سُنتے ہی اِک بار جھکی ثانیِ زہراؑ   شاید یہی بے ساختہ جُھکنے کا سبب تھا
احساس کے عالم میں یہ لاشے سے تھی گویا   اچھا ہوا بھیّا مجھے سر ننگے نہ دیکھا
پردیس میں سر اپنا تو کٹوا دیا مسلم"
بچوں کو مگر کس کے حوالے کیا مسلم"

www.emarsiya.com

القصّہ ہوئے اہلِ حرم داخلِ دربار　　مصروف جہاں بادہ کشی میں تھے خطا کار
آواز یہ دی شمر نے ہاں قیدیو ہشیار　　اب سامنے حاکم ہے خبردار، خبردار
مطلق نہ ہلیں ہونٹ یہ تاکید ہے سب سے
سر اپنا اٹھائے نہ کوئی پاسِ ادب سے

ناقوں پہ جو بیٹھے ہیں وہ نیچے اُتر آئیں　　حاکم نہ غضبناک ہو یہ خیر منائیں
کیا جانیے کس رنگ میں نازل ہوں سزائیں　　فکر اپنی کریں وارثوں کی یاد بھلائیں
ہے ابنِ زیاد آج مسّرت کے نشے میں
لازم ہے رسن، جملہ اسیروں کے گلے میں

یہ سنتے ہی ناقوں کا ٹھہرنا تھا قیامت　　ناقوں سے اسیروں کا اترنا تھا قیامت
بچوں کا نئے ظلم سے ڈرنا تھا قیامت　　اس دَور سے زینبؑ کا گزرنا تھا قیامت
سنبھلا نہ گیا ہاتھ پسِ پُشت بندھے تھے
ایسے ہی گری جیسے کہ عباسؑ گرے تھے

کہتے ہیں کہ اس وقت فقط عابدِؑ بیمار　　زنجیر سنبھالے ہوئے دوڑے تھے بہ دشوار
فضّہؑ کی صدا آئی تھی یا حیدرِؑ کرار　　کہتے ہیں پکاری تھی سکینہؑ جگر افگار
کیا نہر پہ سوتے ہو چلے آؤ چچا جان
دُرّے پھوپھی امّاں کو نہ کھلواؤ چچا جان

عابدؑ کے سہارے سے محمدؐ کی نواسی　　معصوم سکینہؑ کی طرف دیکھ کے اُٹھی
اُٹھی تو بڑے ضبط کے انداز میں بولی　　عابدؑ مرے مقسوم کی تحریر یہی تھی
دنیا کا جو ارمانِ جفا ہے وہ نکل جائے
اسلام کی گرتی ہوئی دیوار سنبھل جائے

بعد اس کے قطاروں میں کھڑے ہوگئے قیدی　　گنتی ہوئی نیزوں پہ شہیدوں کے سروں کی
حاکم نے بنِ سعد سے تفصیل جو پوچھی　　ہونے لگی پہلے سرِ شبیرؑ کی پیشی
یوں طشت میں سر آیا ستم گار کے آگے
جیسے کوئی قرآن ہو میخوار کے آگے

بدخواہ نے دیکھا جو سرِ سبطِ پیمبرؐ　　نخوت کی اداؤں سے یہ کہنے لگا ہنس کر
کیوں ابنِ علیؑ، کس کو ہوئی فتح میسّر　　کس کو مرے لشکر نے دیا موت کا ساغر
جو عرش سے اُتری تھی وہ شمشیر کہاں ہے؟
اب آلِ محمدؐ کی وہ توقیر کہاں ہے؟

پھر دیکھ کے عابدؑ کو سلاسل میں گرفتار　　یوں کہنے لگا قہر کی آنکھوں سے جفا کار
شاید یہی شبیرؑ کا فرزند ہے بیمار　　ہے موت کا پیغام جسے طوقِ گرانبار
صد شکر نبیؐ زادیاں تشہیر ہوئی ہیں
رسوائیاں احمدؐ کے گھرانے کو ملی ہیں

یہ لاف زنی سنتے ہی شبیرؑ کی خواہر　　کہنے لگی کیا کہتا ہے خاموش ستمگر
دولت ہے ترے پاس، ہمیں دین میسّر　　قرآن میں ہے عزّتِ اولادِ پیمبرؐ
کم ہو نہیں سکتی کبھی توقیر ہماری
اسلام کی تقدیر ہے تشہیر ہماری

اے ابنِ زیاد، اتنا بتا دے ترا لشکر　　میدان میں کس طرح لڑے وارثِ حیدرؑ
اب سبطِ نبیؐ آئے تھے بعدِ علی اصغرؑ　　کیا کیا نہ کھلے عرش کی تلوار کے جوہر
کہہ دے کوئی معراجِ وغا تھی کہ نہیں تھی
لشکر میں دہائی کی صدا، تھی کہ نہیں تھی

حاضر ہے بنِ سعد تری فوج کا سردار　　موجود ہے کھولے تو زباں شمرِ ستم گار
انصاف سے کہہ دیں ترے پیدل ترے اسوار　　کس کو مرے بھائی سے ہوئی جرأتِ پیکار
مرنے کی ہوا میں کسے جینے کا یقیں تھا
وہ کون بہادر تھا، جو فرار نہیں تھا

www.emarsiya.com

ملتا نہ اگر واسطۂ احمدِ مرسلؐ بھائی کو اگر رحم نہ آتا سرِ مقتل
کیا چیز تھی کوفے کی گھٹا شام کا بادل ظالم! سرِ دربار نکلتے ترے کَس بَل
لیکن مرے ماں جائے نے اُمّت پہ نظر کی
یہ ہار نہیں جیت ہے زہراؑ کے پسر کی

اے ابنِ زیاد آج بھرا ہے ترا دربار بیٹھے ہیں بڑی شان سے دولت کے پرستار
ہوتا جو کوئی دینِ محمدؐ کا طرف دار ہم پردہ نشینوں پہ گزرتی نہ یہ زنہار
بے پردگی ناموسِ رسالتؐ کے لئے ہے
کافی یہ طمانچہ تری غیرت کے لئے ہے

گونجی سرِ دربار جو زینبؑ کی یہ آواز ٹکرا گئی ماضی سے خیالات کی پرواز
کچھ لوگوں کو یاد آنے لگے حیدریؑ انداز ہونے لگا ہمدردیٔ مظلوم کا آغاز
شرمندگی فکر ہر انسان سے کھیلی
کوفے کی فضا درد کے طوفان سے کھیلی

گھبرا کے اُٹھا ابنِ زیادِ ستم آرا داروغۂ زنداں کو جفا جو نے پکارا
بولا یہ اسیروں کی طرف کر کے اشارا لیجا انہیں جلدی، نہیں تاخیر گوارا
دربار کا انداز دگر دیکھ رہا ہوں
بدلی ہوئی لوگوں کی نظر دیکھ رہا ہوں

چلنے جو لگے اہلِ حرم جانبِ زنداں آنکھوں سے بہن بھائی کے سر پہ ہوئی قرباں
اُس وقت مگر بول اُٹھی گردشِ دوراں قربان ترے قافلہ سالارِ غریباں
مُنہ توڑ دیا دُشمنِ اولادِ نبیؐ کا
اعلان کیا فتحِ حسینؑ ابنِ علیؑ کا

قیصر کی زباں کہہ نہ سکے گی مرے ہمدم زینبؑ نے اُٹھائے جو نئے ظلم نئے غم
سمجھا گیا کوفے کا بدلتا ہوا عالم زینبؑ سے اُٹھا مقصدِ شبیرؑ کا پرچم
باطل کے ہر اِک زعم کی تصویر مٹا دی
زینبؑ کی اسیری نے شہادت کو بقا دی

◆◆

یتیمانِ مسلمؑ

(حضرت مسلم بن عقیلؑ کے صاحبزادوں کے مصائب)

۳۵ بند ۔ ۱۹۶۸ء

◆◆

www.emarsiya.com